حالات اور ان کی خدمات اس درجہ گوناگوں اور متنوع ہیں کہ ان کے تذکرے کے لئے کئی ضخیم مجلدات درکار ہیں۔ اور زیر تبصرہ کتاب میں جن بزرگوں کا تذکرہ ہے ان میں متعدد بزرگ ایسے ہیں کہ ان پر مستقل ضخیم کتابیں لکھی بھی گئی ہیں۔ تاہم اس کتاب کی افادیت مستقل بالذات ہے۔ اس میں میاں جی نور محمد صاحب سے لے کر مولانا محمد یوسف صاحب کاندہلوی تک اکتیس ۳۱ بزرگوں کا تذکرہ ہے۔ جس میں ان بزرگوں کے روحانی کمالات و اکتسابات کو اصلاً اور دوسرے اوصاف و محامد کو ضمناً و تبعاً بیان کیا گیا ہے۔ شروع میں ان بزرگوں کی مختلف النوع خدمات پر ایک عام تبصرہ اور درمیان میں دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارن پور کی تاریخ کا بیان بھی ہے۔ زبان شستہ و رفتہ اور سلیس و رواں ہے جو کچھ لکھا ہے عقیدت اور محبت کے جذبے سے سرشار ہو کر لکھا ہے۔ اس بنا پر جگہ جگہ قلم میں جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ والوں کے حالات و واردات یونہی کچھ کم موثر نہیں ہوتے۔ اس طرز تحریر نے اثر کی شراب کو دو آتشہ کر دیا ہے۔ ہندوستان میں اسلامی ثقافت کی تاریخ کے ہر طالب علم کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

ولی کامل از مولانا مفتی عزیز الرحمن بجنوری تقطیع متوسط ضخامت ۳۲۰ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد -/۶ پتہ: مدنی دارالافتا بجنور

یہ کتاب شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندہلوی کی سوانح حیات کی پہلی جلد ہے۔ اس کے شروع میں تو مولانا نے خود اپنے جو حالات املا کرائے تھے بتیس صفحات میں وہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد لائق مولف نے بارہ ابواب میں پہلے سہارن پور کے کچھ حالات لکھے ہیں اس کے بعد مولانا کے خاندانی حالات۔ ولادت۔ تعلیم و تربیت۔ علم و فضل طریقت اور معرفت۔ اخلاق و عادات۔ مظاہر العلوم سے تعلق اور اس سلسلہ میں مختلف واقعات تبلیغی۔ اور علمی و تعلیمی خدمات اور آخر میں مکتوبات۔ یہ سب چیزیں بیان کی ہیں اس میں شبہہ نہیں کہ حضرت شیخ الحدیث کی ذات بابرکات اس دور میں اللہ کی ایک نشانی ہے